مولف مولانا عطاء اللہ بندیالوی ناشر: المکتبہ الحسینیہ بلاک ۱۸ سرگودھا

تاریخ میں دو ہی چیزوں کو اہمیت ملتی ہے واقعات اور شخصیات! تاریخ کا اپنا ایک عمل ہے اور اپنا ہی نظام عمل! تاریخ کی تدوین، اس کا مطالعہ، اس کا تجزیہ اور پھر اس کا فلسفہ-- یہ سب اسی نظام کا حصہ ہیں۔ تاریخ کے حوالے سے راستی اور ناراستی کی بات سامنے آتی ہے تو مورخ براہ راست زیر بحث آتا ہے کہ یہ سب فن تاریخ کی مقتضیات اور لوازم ہیں اب ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ صدیوں کی محنت سے فن، علم اور عقیدہ میں تمیز (یا "فرق مراتب") کا سوال ہی خارج از بحث کر دیا گیا ہے۔ نتیجۃً بناوٹی عقائد کو بناوٹی تاریخ سے ثابت کیا جارہا ہے اور بناوٹی تاریخ عقیدہ کے درجہ پر فائز ہورہی ہے۔ یہی وہ سازش ہے جس کا شکار ہو کر سچے دین کے ماننے والے بھی دینی معتقدات اور تاریخی روایات کو خلط ملط کر رہے ہیں انجام کار یہ کہ حقائق کی جو تصویر ابھرتی ہے اس کا ایک رخ مغالطہ اور مبالغہ سے تو دوسرا رخ دجل و تلبیس سے عبارت ہوتا ہے۔ واقعہ کربلا کے باب میں بعینہ یہی کچھ روا رکھا گیا عملاً بھی اور قولاً بھی!

سانحہ کربلا ظہور اسلام سے تہتر، چوہتر برس بعد وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یہ ایک واقعہ ہے اور اس میں ایک نمایاں شخصیت ہے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی! اب تاریخ کو اس واقعہ سے اور اس شخصیت سے بحث کرنا ہے۔ اصولاً اس میں اسباب و علل آئیں گے واقعہ کی تفصیلات آئیں گی اس کے اثرات کا جائزہ آئیگا اور نمایاں شخصیت کے مقام و مزاج کا تذکرہ ہوگا لیکن ظلم یہ ہے کہ یہی کچھ نہیں ہوتا! بیونزیہ ہے کہ اسلام کی تاریخ کا آغاز کربلا سے ثابت کرنے کی تحریک چلائی جاتی ہے۔ منظم، خفیہ اور مسلسل! سیدنا حسین کو "بنائے لا الہ" کہا جاتا ہے اور ایک نئے دین، نئی تاریخ کی نیو رکھی جاتی ہے۔ تفصیل کا محل نہیں صرف ایک حوالہ---، یہ "مکالمہ" ہے نانا اور نواسے رض کے مابین!

> حضرت نے فرمایا--- میری راحت دل تو قتل کیا جائیگا- جناب امام حسین نے عرض کی--- اے نانا! کس جرم و گناہ پر مجھے قتل کیا جائیگا؟ حضرت بولے--- تو معصوم جرم و خطا سے، لیکن شفاعت میری امت کی موقوف ہے تیری شہادت پر! (خلاصۃ المصائب ص ۱۲۷)

غور فرمایا آپ نے! لیکن صاحب یہ تاریخ نہیں طرفہ تماشا ہے ذرا ایک نظر اسی نانا کی اس "حدیث" پر بھی ڈالئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا کہ-- اے علی! اپنے بیٹوں کو اپنے شیعوں سے بچانا، وہ انہیں قتل کردیں گے (کافی ص ۲۶۰ ج ۸)

اب اور سنیئے راہی کرب و بلا حسین عالی مقام (رضی اللہ عنہ) سفر کربلا میں اپنا تاریخی "فتویٰ" صادر فرماتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ

> بے شک ہمارے شیعوں نے ہمیں ذلیل و رسوا کردیا (خلاصۃ المصائب ص ۴۹)

یہی وہ تضاد بیانیاں ہیں جو بناوٹی تاریخ اور بناوٹی دھرم کی حقیقت و اصلیت جاننے کے لئے حقائق و شواہد کا کام دیتی ہیں۔ سچ یہی ہے کہ واقعہ کربلا اور اس کے پس منظر کی حقیقت، افسانہ ساز سبائی مورخوں سے معلوم کرنا گویا ابلیس کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا ہے۔

محترم مولانا محمد عطاءاللہ بندیالوی کی زیر تبصرہ تالیف بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے اور اس موضوع پر موجود تحقیقی و علمی کتب میں ایک وقیع اضافہ ہے مولانا کے بیان کا انداز سہل، دل نشیں، مدلل اور باحوالہ ہے۔ البتہ زبان کے معاملہ میں انہیں دو چار مقام پر ٹھوکر لگی ہے۔ کتاب کی ترتیب کو بھی مزید بہتر بنایا جاسکتا تھا۔ لیکن موجودہ حالت میں بھی کتاب خوبصورت اور لائق مطالعہ ہے